سیفِ نعمان

بر درباری منہاج القرآن

تالیف

جامع المنقول والمعقول شیخ الحدیث

حضرت علامہ مفتی محمد فضل رسول سیالوی

دامت برکاتہم العالیہ

ناشر **دارالعلوم غوثیہ رضویہ**

جامع مسجد اندرون جنرل بس اسٹینڈ سرگودھا 0301-6769232

شہزادا احمد مجددی چوراہی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سیفِ نعمان

بر در باری
منہاج القرآن

مصنف

جامع المعقول والمنقول شیخ الحدیث

حضرت علامہ مفتی محمد فضل رسول صاحب سیالوی

دامت برکاتہم العالیہ

ناشر

دارالعلوم غوثیہ رضویہ جامع مسجد نور اندرون جنرل بس سٹینڈ سرگودھا

0301-6769232

جاتی ہے اور اس پر کوئی عبادت فرض نہیں رہتی اور اگلی تمام عبادات باطل ہو جاتی ہیں تو جب اس پر
بسبب ارتداد کوئی عبادت فرض ہی نہیں رہی تو اسکی عبادت کرنا عبادت نہیں لہٰذا اسکی اپنی نماز باطل
محض ہے تو اس کی امامت کا حکم بھی معلوم ہو گیا کہ حالت ارتداد میں اس نے اگر لوگوں کی امامت کی
ہے تو ان سب کی نمازیں محض باطل ہیں ان پر ان نمازوں کا لوٹانا فرض ہے اگر نہ لوٹائیں گے تو فرض
انکے ذمہ باقی ہوگا اور اس امام پر ان سب سے بڑھ کر وبال اور مصیبت ہے جو انکی نمازیں باطل کرتا
رہا اور شریعت کے حکم سے سرکشی کرتا رہا۔ یہاں تک تو مرتد کی تعریف اور اسکے ارکان و شرائط کا بیان
ہوا اسکے بعد مسئلہ مرسلہ چک نمبر 114 جنوبی سرگودھا کے قاری صاحب کے متعلق جو سوال ہے اب
اسکا جواب لکھا جائے گا۔ اقول بـالله التوفيق وما توفيقي الا بالله العلي العظيم ۔ اس قاری
نے کہا کہ پہلی بیوی کی اجازت کے بغیر اگر دوسرا نکاح کرے گا تو دوسری بیوی سے زنا کرے گا۔ یہ
کلمہ صراحتاً کفر ہے اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے محرمات کے ذکر کے بعد قرآن مجید میں فرمایا و احل لكم
ماوراء ذلكم کہ ان عورتوں کے علاوہ تمہیں تمام عورتوں سے نکاح حلال ہے اور ظاہر ہے کہ نکاح کا
حکم حلت وطی ہے دوسرے مقام پر فرمایا فانكحوا ما طاب لكم من النساء مثنى و ثلاث و
رباع کہ ان عورتوں سے نکاح کرو جو تمہیں پسند ہیں دو دو، تین تین، چار چار اور نکاح کا مفاد و مقتضی
حلت وطی ہے اور یہ دلالت النص سے ثابت ہے اس نے وطی کو زنا کہہ کر قرآن کے منصوص حکم کا انکار
کیا اور جو شخص قرآن و حدیث کے منصوص مسئلہ حلت و حرمت کے برعکس قول کرے وہ مرتد اور دائرہ
اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ اب فقیر اس پر شرح عقائد نسفی کی ایک طویل عبارت پیش کرتا ہے
جس میں اسکی وضاحت ہے کہ حرام کو حلال کہنے اور حلال کو حرام کہنے سے آدمی مرتد ہو جاتا ہے۔
عبارت یوں ہے۔ورد النصوص بان ينكر الاحكام التي دلت عليها النصوص
القطعية من الكتاب والسنة كحشر الاجساد مثلا كفر لكونه تكذيبا صريحا لله
تعالىٰ و رسوله عليه السلام ...... و استحلال المعصية صغيرة كانت او كبيرة كفر
اذا ثبت كونها معصية بدليل قطعي ...... الى ان قال في الشرح اذا اعتقد الحرام
حلالا فان كانت حرمته لعينه و قد ثبت بدليل قطعي يكفر کہ نصوص کے رد کرنے سے
آدمی کافر ہو جاتا ہے۔ یعنی وہ احکام جن پر کتاب و سنت کی نصوص قطعیہ دلالت کرتی ہیں ان میں

جاتی ہے اور اس پر کوئی عبادت فرض نہیں رہتی اور اگلی تمام عبادات باطل ہو جاتی ہیں تو جب اس پر
بسبب ارتداد کوئی عبادت فرض ہی نہیں رہی تو اسکی عبادت کرنا عبادت نہیں لہٰذا اسکی اپنی نماز باطل
محض ہے تو اس کی امامت کا حکم بھی معلوم ہو گیا کہ حالت ارتداد میں اس نے اگر لوگوں کی امامت کی
ہے تو ان سب کی نمازیں محض باطل ہیں ان پر ان نمازوں کا لوٹانا فرض ہے اگر نہ لوٹائیں گے تو فرض
انکے ذمہ باقی ہوگا اور اس امام پر ان سب سے بڑھ کر وبال اور مصیبت ہے جو انکی نمازیں باطل کرتا
رہا اور شریعت کے حکم سے سرکشی کرتا رہا۔ یہاں تک تو مرتد کی تعریف اور اسکے ارکان و شرائط کا بیان
ہوا اسکے بعد مسئلہ مرسلہ چک نمبر 114 جنوبی سرگودھا کے قاری صاحب کے متعلق جو سوال ہے اب
اسکا جواب لکھا جائے گا۔ اقول بـالله التوفيق وما توفيقي الا بالله العلي العظيم ۔ اس قاری
نے کہا کہ پہلی بیوی کی اجازت کے بغیر اگر دوسرا نکاح کرے گا تو دوسری بیوی سے زنا کرے گا۔ یہ
کلمہ صراحتاً کفر ہے اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے محرمات کے ذکر کے بعد قرآن مجید میں فرمایا و احل لکم
ماوراء ذلکم کہ ان عورتوں کے علاوہ تمہیں تمام عورتوں سے نکاح حلال ہے اور ظاہر ہے کہ نکاح کا
حکم حلت وطی ہے دوسرے مقام پر فرمایا فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ و ثلاث و
رباع کہ ان عورتوں سے نکاح کرو جو تمہیں پسند ہیں دو دو، تین تین، چار چار اور نکاح کا مفاد و مقتضی
حلت وطی ہے اور یہ دلالت النص سے ثابت ہے اس نے وطی کو زنا کہہ کر قرآن کے منصوص حکم کا انکار
کیا اور جو شخص قرآن و حدیث کے منصوص مسئلہ حلت و حرمت کے برعکس قول کرے وہ مرتد اور دائرہ
اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ اب فقیر اس پر شرح عقائد نسفی کی ایک طویل عبارت پیش کرتا ہے
جس میں اسکی وضاحت ہے کہ حرام کو حلال کہنے اور حلال کو حرام کہنے سے آدمی مرتد ہو جاتا ہے۔
عبارت یوں ہے۔ ورد النصوص بان ینکر الاحکام التی دلت علیها النصوص
القطعیة من الکتاب والسنة کحشر الاجساد مثلا کفر لکونه تکذیبا صریحا لله
تعالیٰ و رسوله علیه السلام ...... و استحلال المعصیة صغیرة کانت او کبیرة کفر
اذا ثبت کونها معصیة بدلیل قطعی ...... الی ان قال فی الشرح اذا اعتقد الحرام
حلالا فان کانت حرمته لعینه و قد ثبت بدلیل قطعی یکفر کہ نصوص کے رد کرنے سے
آدمی کافر ہو جاتا ہے۔ یعنی وہ احکام جن پر کتاب و سنت کی نصوص قطعیہ دلالت کرتی ہیں ان میں

سے کسی حکم کا انکار کرنے سے آدمی کافر ہو جائے گا۔ مثلاً مرنے کے بعد اٹھنے اور زندہ ہونے کا انکار کرے کیونکہ اس میں اللہ جل شانہ اور اسکے رسول ﷺ کی صریح تکذیب پائی گئی ہے (اور اللہ جل شانہ اور رسول کریم ﷺ کی تکذیب صریح کفر ہے) اسلیے وہ آدمی کافر ہو جائے گا اور آدمی گناہ کو حلال جاننے سے بھی کافر ہو جاتا ہے خواہ وہ گناہ صغیرہ ہو خواہ کبیرہ ہو لیکن اس کیلئے شرط یہ ہے کہ اسکا گناہ ہونا دلیل قطعی سے ثابت ہو۔ اسکے آگے شرح میں فرمایا کہ جب آدمی کسی حرام شرع کو حلال جانے اور وہ شرعاً حرام لعینہ ہو اور دلیل قطعی سے ثابت ہو تو وہ آدمی کافر ہو جائے گا کہ اس نے اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کو جھوٹا کہا ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ (شرح عقائد نسفی صفحہ ۱۲۰)۔

اب دیکھیے کہ قرآن مجید نے بیوی کی اجازت کے بغیر دوسرا نکاح اور اس کے بعد بیوی سے وطی کو حلال فرمایا ہے اور اس قاری نے اللہ تعالیٰ کے حلال کو حرام کہا لہٰذا یہ مرتد قرار پایا اور اس میں ایک یہ قبیح اشارہ بھی ہے کہ اللہ رسول جل جلالہ و ﷺ کا حکم اجازت پہلے موجود ہے تو بیوی کا حکم گویا اس حکم کا ناسخ ہوا اور یہ دوسرا کفر لازم آتا ہے کہ اس نے بیوی کے حکم کو اللہ رسول جل جلالہ و ﷺ پر فوقیت دی ہے۔

اس کا فتوی شرعی آنے کے بعد اسکا انکار کیا شریعت کا فتوی جو صریح احکام قرآن و حدیث پر مشتمل ہو اس انکار مستلزم کفر ہے یہ اسکا تیسرا کفر ہے اور بار بار تنبیہ کرنے پر اسکا انکار پر مصر رہنا اسے اور مؤکد کرتا رہا ہے چونکہ اس کا نکاح فسخ ہو چکا تھا اور اس نے تجدید نکاح کا اس شدومد سے انکار کیا جسکے بعد اسکے کافر مصر علی الکفر ہونے میں اصلاً شک نہ رہا مثلاً اس نے کہا کہ میں توبہ کرتا ہوں نکاح دوبارہ نہیں کرتا دنیا کا کوئی مفتی بھی لکھ دے میں دوبارہ نکاح نہیں کروں گا میں سر کٹا سکتا ہوں۔ دوبارہ نکاح نہیں کروا سکتا کہ میں کوئی جولاہا ہوں کہ دوبارہ نکاح کروں میں تمہارے نکاح کروانے آیا ہوں یا اپنا نکاح دوبارہ کروانے آیا ہوں۔ چونکہ ہر گناہ کی توبہ اس گناہ کے متقضی کے مطابق ہوتی ہے اسکا کہنا کہ میں توبہ کرتا ہوں نکاح دوبارہ نہیں کرتا یہ توبہ سے صریح انکار ہے کہ یہاں توبہ کی تکمیل تجدید نکاح ہی سے ہوگی جب اسکا انکار ہے تو توبہ سے انکار ہوا یہ اسکا چوتھا کفر ہے۔ پھر دنیا کا کوئی مفتی الخ پھر اس نے شریعت کا صریح انکار کیا کہ فتوی شریعت کا حکم ہوتا ہے نہ کہ مفتی کی ذاتی رائے اسکے بعد اسکے اور کفر ہی کفر کس کس کفر کی بات کی